چڑھانے میں مدد کرنا۔

[۵] ایک روایت میں ''وافشوا السلام'' ہے۔یعنی: سلام کو عام کرنا۔اس میں سلام کرنے کی تاکید ہے، جبکہ سابقہ حدیث میں سلام کا جواب دینے کی تاکید آئی ہے۔

[٦] ایک روایت میں ''وتشمیت العاطس'' ہے۔یعنی: چھینکنے والے کو دعائیہ جواب سے نوازنا۔

[فتح الباری ۱۱/۱۱-۱۲]

امام ابن حجرؒ نے ان روایات سے تقریباً چودہ آداب وحقوق مجلس ایک شعر میں جمع کر دیا ہے:

جمعتُ آداب من رام الجلوس على الطر	يق من قول خير الخلق انسانا
(افش السلام) و (احسن في الكلام)	و (شمت عاطسا) و (سلاماً رد احسانا)
(في الحمل عاون) و (مظلوماً اعن) و (اغث	لهفان) (اهد سبيلاً) و (اهد حيرانا)
(بالعرف مُرْ) و (انهَ عن نكر) و (كف اذى)	و (غض طرفاً) و (اكثر ذكر مولانا)

''میں نے راستوں پر مجلس قائم کرنے والوں کے لیے مطلوبہ آداب بہترین مخلوق (ﷺ) کے فرمودات سے جمع کیے ہیں: (۱) سلام کو پھیلاؤ (۲) اچھی گفتار اختیار کرو (۳) چھینکنے والے کو دعائیہ جواب دو (۴) بہتر طریقے سے سلام کا جواب دو (۵) سامان سواری پر رکھنے یا لادنے میں اعانت کرو (٦) مظلوم کے ساتھ تعاون کرو (۷) غمگین اور مصیبت زدہ شخص کی فریاد رسی کرو (۸) لوگوں کو راستہ دکھاؤ (۹) حیران وپریشان شخص کی رہنمائی کرو (۱۰) نیکی کا حکم دو (۱۱) برائی سے روکو (۱۲) ایذا رسانی سے پرہیز کرو (۱۳) نگاہ کو پست رکھو (۱۴) اور ہمارے پروردگار کا ذکر بکثرت کیا کرو۔

[فتح الباری ۱۱/۱۱-۱۲]

ان آداب کے ساتھ ساتھ مجلس برخاست ہونے پر کفارۂ مجلس کی دعا کا پڑھنا نہ بھولنا چاہیے تا کہ ان حقوق کی انجام دہی میں بشری تقاضوں کے تحت صادر ہونے والی لغزشوں کا ازالہ ہو جائے:

''**سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰه الا انت استغفرک واتوب الیک**'' [سنن الترمذی باب مایقول اذاقام من المجلس حدیث:۳۴۳۳ تحقیق حوت:۵/٤٦٠] ''اے اللہ! تو ذات پاک ہے اور تعریف کا سزاوار ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف لوٹتا ہوں''۔